گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

[قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ]

{ہمارے پیغمبر کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکر گذار نہین وہ خدا کا بھی نہین ✦ ✦}

سنہ ۷۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد* مضامین مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپسمین متلازم ہین۔ مسلمانون نے معاشرت کو مذہب سے الگ کیا تو اسلام کا تنزل شروع ہوا۔ (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب۔ تجارت۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

* یہ مضامین اشاعۃ السنہ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام مین ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظہ نہین کین نقل کئے جاتے ہین۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو اُن کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴ قیمت ارسال ہوسکتے ہین۔

جلد اوّل اشاعۃ السنہ مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کرکے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندھے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات واحادیث نقل کرکے اسکی تمثیل مین بصفحہ ۳۴۷ لغایت ۳۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

فرقہ اہل حدیث

اور

گورنمنٹ

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست   آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ ”وہابی“ کی استعمال کو مسدود کیا جاوے ؁

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکا ہیڈنگ (عنوان) یہ تھا ”اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض“

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو برے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی برات و نفرت ثابت ہے۔ اس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ لہذا اہلحدیث اپنے حق مین اس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے۔ اور اسکو لائبل لفظ خیال کرتے ہین۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین۔ خصوصیت کے ساتھ ان کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ ”اہلحدیث“ سے جو انکا پرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون ”اہلحدیث قدیم مین یا جدید“ جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی - صرف اس فرقہ کے اس نام سے مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ* انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے اپنے سرکلر مجریہ ۱۹ م - اکتوبر ۱۸۸۴ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغربیہ و شمال و اودہ نے اپنی یادداشت نمبری ۹۷۲ مورخہ ۲۶ م جنوری ۱۸۸۶ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے) اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین - ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے بُرے معنے مین مشہور ہوچکا ہے اور جہان کہین گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ مستعمل دیکھتے ہین - وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کرکے اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین - لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا دلی خیرخواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے - کہ گورنمنٹ اپنی خیرخواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فساد پسند و بدنیت لوگ بُرے معنے پر حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے - بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کردے کہ سرکاری احکام و تحریرات مین اس خیرخواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے - اور اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین" اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی - اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

* یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین - اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱۰) جلد ۸ مین منقول ہین "

پنجاب میں پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کی طرف توجہ فرماوے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلاوے ۔

اس درخواست کو بہت سے حال اور فیاض لفٹننٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچی سن صاحب بہادر بالقابہ نے معرض قبول میں جگہ دی اور بہت زور کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ۔

ہمارے گروہ کے حال پر رحم فرما کر بعد بہت غور کے ویسرائے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچی سن صاحب بالقابہ کی رائے شریف سے اتفاق کئے ظاہر فرمایا اور سرکاری خط وکتابت میں اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ "وہابی" لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جاتا اور اس باب میں اس گروہ کے بعض مذہب مخالفوں یا ناواقفوں کے خیال ومقال پر (جو اس گروہ کو لفظ غیر مقلد سے یاد کرتے ہیں) اعتماد کیا جاتا۔ اس احتمال وخیال کی مدافعت کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام بٹالہ سے ایک اشتہار جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ۔

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہیں اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہیں ۔ اور بجائے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہیں وہ اس مضمون کی ایک سطر اس اشتہار پر تحریر کرکے اسپر اپنا دستخط ثبت کریں"

اس اشتہار پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب ۔ ممالک مغرب و شمال واودھ ۔ بمبئی ۔ مدراس ۔ بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس (۳۱۳۶) اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے ✣

اُن استشہاد کو بھی جنپر ان اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ برآن اشاعۃ السنۃ کی پچھلی جلدون اور تصانیف آنرایبل سیّد احمد خان سے تہذیب الاخلاق اور جواب رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو۔ اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک **فتویٰ علماء** حنفیہ زمانہ حال کو جس مین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح ہے کہ اہلحدیث قدیم ہین اور یہ خطاب ان کے لیئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے۔ اور اپنی پرانی کتب مذاہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا۔ اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا ✣

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام غیر مقلد ~~رکھا~~ پڑا جو انکی دل آزاری کا باعث تھا ✣

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "اہلحدیث" خود کیون مقرر نکیا (جیسا کہ اُس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکرٹریان گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہی) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے اہل اسلام کے ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسری اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائے گا ۔ چنانچہ اسے پی ہگلڈ انل سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء موسومہ خاکسار (ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ) مین تحریر فرماتے ہین ؀

"جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تمعق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاوے"

"گورنر جنرل باجلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کر سکتے"

× × "آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کر سکتی ۔ × × ×

اگر کوئی مناسب خطاب عام طور پر قبول کر لیا جاویگا تو گورنمنٹ ایسے منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر میکنزی والس صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل اور مسٹر ڈیوڑنڈ صاحب سی ایس آئی فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ینگ صاحب جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عند الملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی ہگلڈ انل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہوگا ۔ ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کرلینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا ۔ جب ہم نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک مضمون اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا خطاب "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقوں
کی دل آزاری کا موجب نہیں ہوسکتا شائع کیا (جس میں انکو کتب معتبرہ فقہ سے اس
مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام میں تسلیم کی
نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور بجز ایک دو معاصروں کے جنکو اس فرقہ سے نیچرل عناد
ہے کسی نے اسپر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا
افیشل جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام کے معاصروں نے اپنی
اخباروں میں پڑھ کر مبارکبادوں اور تائیدوں کے ساتھ شائع فرمایا اور
ان مبارکبادوں میں اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اسپر
پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (چنانچہ ان اخباروں کے مبارکبادوں سے بقول
چھاپنے گورنمنٹ کے ذیل میں منقول ہوں گے جن سے ناظرین کو بچشم ثابت ہوگا)
اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس موقع جشن جوبلی پر گورنمنٹ نے
اپنی تحریروں اور کاغذوں میں اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے
مخاطب کیا۔

چٹھی پرائیویٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب میں جو بجواب اس درخواست اہلحدیث
کے کہ ہز آنر لفٹننٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جوبلی میں شامل ہونے سے عزت بخشیں
اور ان کی طرف سے ایڈریس مبارکباد لینا منظور فرماویں وکیل اہلحدیث اڈیٹر اشاعۃ السنۃ
کے نام موصول ہوئی ہے ہز آنر لفٹننٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث سے
مخاطب فرمایا ہے دربار کی گشتی جو ڈیپوٹیشن اہلحدیث کے شامل دربار ہونے
کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اسمیں بھی اہلحدیث کے خطاب سے
اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے۔ عین دربار گورنری میں (جبکہ اہلحدیث کا
ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرماکر

پیش کیا۔ اس کارروائی گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" اختیار کرنا اور اس آنریری خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین مصلحت وقرین صواب تھا جسکا نتیجہ ناقابل اعتراض وبحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا ۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی کامل حقرسی کا معترف ہے اور اپنے ہر دلعزیز اور مسلمانوں کے خیرخواہ وائسرائے **لارڈ ڈفرن** اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر **سر چارلس ایچیسن** کا تہ دل سے **شکرگذار** ہے اور **بعوض وشکریہ** اس **احسان** اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہیں) اسکے الخصوص احسان آزادی مذہبی کے (جس سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) **اہلحدیث لاہور** نے **جشن جوبلی** کی تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی ۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی میں اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمیں رؤسا ۔ شرفا ۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسوں وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سائبان کرکے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر ۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکسان پلاؤ ۔ زردہ ۔ قورما پیش کیا گیا ۔

۸ بجے صبح سے ٹھیک ۲ بجے تک ان صاحبوں کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹوں کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا ۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین وفقرا کو کھانا کھلایا گیا ۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا ۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر جسمیں نواب **نوازش علی خان** صاحب بہادر

* ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ میں جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہیں خطاب اہلحدیث مرقوم ہے ۔
[illegible] خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے ازراہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ ہمنے

سی۔ آئی۔ ای لالیف پریزیڈینٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور۔ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم لاہور۔ اور خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر و شکریہ ہین) اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبر اور انجمن ہمدردی اسلامی کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم اس دعوت مین شامل ہوکر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لا سکے وہ اسوقت سرکاری کامون کے انتظام مین مصروف تھے ۔ انہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بہیجا اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا۔ (ازانجملہ خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر عالی جناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر سی ایس آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لا سکے) اور جناب فقیر سید جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ سندے خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکرگذار ہے تعداد اہل دعوت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہین ہوسکا مگر عام ناظرین و حاضرین کے قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکریٹریون اور مصاحبون کے اس دعوت مین شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی۔ مگر ہز آنر نے اظہار مسرت و ممنونی کے بعد افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہو چکے ہین لہذا اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرما سکتے۔

اس دعوت کے مقام (مولوی الٰہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے سے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا
اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سنہری حرفون مین ایک
طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو
دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو ۵

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا
گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جہاڑ اور مہتابیون کی
روشنی سے روز روشن کی طرح نمایان تھی) لگی ہوئی تہی اور اکثر کی زبان سے
کلمہ "اہلحدیث" جاری تھا ؎

اسی خوشی و مسرت و عقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے
اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے - ان مین سے پہلے
نمبر پر اہلحدیث کا ایڈریس جسکی نقل حاشیہ مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

٭٭٭ وہ یہ ہے

ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیضگنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا
ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی جناب
عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین ؎

(۲) برٹش رعایائے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہوگا جس کے دل مین اس
مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی - اور اسکے بال بال سے صدائے مبارکباد
نہ اٹھتی ہوگی - مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانبرداری

اس اڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب و بمبئی مدراس و بنگال وغیرہ اعیان
اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈیپوٹیشن میں صرف چہ اشخاص دربار گورنری میں
حاضر ہوئے ۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ و وکیل اہلحدیث ۔ مولانا حافظ عبد المنان
صاحب واعظ دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن سنہ عیسوی ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت انکا مقدس مذہب سکھاتا اور انکو ایسا فرض مذہبی قرار دیتا ہے
اس اظہار مسرت اور ادا سے مبارکباد میں دیگر مذاہب کی رعایا سے پیشقدم ہے
علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت و عقیدت اور دعا
برکت میں چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے ۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتون
اور نعمتون کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے از انجملہ ایک
سب سے بڑی نعمت مذہبی آزادی سے یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا
نصیبہ اٹھا رہا ہے ٭

(۴) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو فقط انگریزی سلطنت
مین حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقون کے کہ انکو اور اسلامی
سلطنتون میں بھی یہ آزادی حاصل ہے ۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس
گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل
سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ اٹھ رہی ہیں ٭

ہم ہمیشہ جوش سے دعا مانگتے ہیں کہ خداوند تعالی حضور والا کی
حکومت کو اور بڑھاوے اور تا دیر حضور والا کا نگہبان رہے تاکہ حضور والا
کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت میں امن اور تہذیب کی
برکتون سے فائدہ اٹھائیں ٭

تشریف لائے تھے۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس و پیشوا اہلحدیث امرتسر مولوی قادر بخش خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل لاہور۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا باعث سبب و محرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہے جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ مبذول ہوا ہے۔

اس موقعہ پر گروہ اہلحدیث نے جیسا احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت و محبت سلطنت کا اظہار کیا ہے ویسا ہی اس خطاب "اہلحدیث" کا خوب چرچا و اشتہار ہوا اور یہ بات مصداق مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار اس اظہار مسرت میں گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا مطلب بھی نکلا۔

جماعت اہلحدیث اور اسکے ممبر نے اس مجمع عام اہل اسلام میں بھی[۱]

[۱] اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور منتظم انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسنے خاص اس کام کے لئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی (جسکے سکرٹری ہمارے پیارے ایڈیٹر رفیق ہند تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی سوسائٹیون (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبرون اور سبھی اسلامی فرقون اہل تشیع۔ اہل سنت (اہل حدیث - اہل فقہ) وغیرہ کے لوگون کو مدعو کیا تھا۔ اس مجمع مین انجمن اسلامیہ کے ممبرون نے (جنمین خصوصیت کے ساتھ خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہین) بڑی پرجوش اور موثر تقریرون سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتون اور آسائشون کو بیان فرمایا۔ اور حاضرین کے دلون مین دعا صحت و سلامتی قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا۔

شامل تھے جو دعا خیر و عافیت قیصر ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور مین جوبلی کے دن ہوا تھا - ایساہی ہندوستان کے دوسرے شہرون (دہلی - نصیر آباد‡ ضلع اجمیر وغیرہ) مین اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا ٭

اس شکریہ و مسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام مین جسمین دوسری اسلامی فرقون کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا جوتازہ دم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن اور ہز آنر سر چارلس ایچیسن کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہئے - بنا بر علیہ یہ قرار پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک میموریل کے جسپر اہلحدیث وغیرہ اعیان کل ہندوستان و پنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جائے - اور ہز آنر سر چارلس

اسی دن انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور مین بے شمار فقرا و مساکین کو مکلف کھانا دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا ٭

انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کامون مین سبقت کیا کرتی ہے اور دوسری فرقون اور سوسائٹیون کی اوستاد ورہنا ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین ٭

بقیہ حاشیہ

خدا تعالے اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور معاونون کی ہمتون مین اور برکت دے ٭

‡ نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اسے ڈبلیو ابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی نصیر آباد پریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱ بجے سے ۳ بجے تک وعظ و نصیحت و خیر خیرات ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمر و اقبال کے لئے جناب باری مین دعا کی گئی ٭ (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۸۷ء)

ایجیپین کا شکریہ بذریعہ ایڈریس ادا ہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کیخدمت مین پیش کرے ٭

اِس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچین تو میموریل کی تائید و تصدیق مین ایک عمدہ فلسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار رعایا سرکار کے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہین" تحریر کر کے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل سے متفق ہون) اپنی اپنی قلمون سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت کرین ٭

اور ایڈریس کی تائید مین ویسی ہی کاغذ پر اُسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب کے اعیان دستخط ثبت کرین اور ان سب دستخط شدہ کاغذون کو اپنے وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے پاس جلد واپس ارسال کرین ٭

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین پیش کیا جاے گا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن مین دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہین اور ان کے ذیل مین اہل اخبارات کے ان ریمارکون کو جن مین اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق مین خطاب "اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمین اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل مین لائینگے

اخیر مین ان سرکاری اور ملکی تحریرون کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

اطلاعی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۱۳۴

منجانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر
سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

لاہور مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء

جناب من

بجواب آپ کی چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۸۶ء جس میں آپ نے درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہو کر آپ نے درخواست کی ہے ان کے لئے لفظ وہابی کا استعمال سرکاری خط و کتابت میں منع کیا جائے مجھ کو حکم ہوا ہے کہ آپ کی خدمت میں نقل چٹھی نمبری ۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء ارسال کرتا ہوں جو قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کا استعمال بند کیا جائے ۔

(۲) آپ کی چٹھی نمبری ۴۸ مورخہ ۴ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جو کتابیں آئی تھیں ان اشتہارات کے جن پر دستخط ثبت تھے (جو آپ نے مع اپنی چٹھی کے گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) ان کو واپس بھیجتا ہوں ۔

میں ہوں جناب
آپکا نہایت فرمانبردار خادم
ایچ ۔ ماؤ
از طرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۶۵۸ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۸۵ء

از جانب قائممقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۷۴۴ ۔ ۱۰ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۵ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق جناب سر چارلس ایچیسن سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جاوے ۔

اخباروں کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء

گذشتہ پرچہ میں جو مضمون اسی بارہ میں درج اخبار کیا تھا اسمیں بہت توضیح کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حالت میں "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات میں قطعی طور پر استعمال نہ کرنیکا حکم کا نفاذ بلحاظ صلح کل پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے ۔ اب ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ان سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے"۔

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

"ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنی باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسے لفظ کا استعمال اپنے بھائی بندون کی نسبت کرین۔ جبکو گورنمنٹ نے بھی اُن کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے۔ ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین۔ اور بجائے وہابی کے ہمیشہ **اہل حدیث** کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین۔

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء

جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنۃ کے مضمون "اہلحدیث کا خطاب الخ" پر کیا گیا تھا گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالا اشاعۃ السنۃ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا۔ جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث" کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل اصطلاح مین

*** گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی۔ اس گروہ کے مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے۔ اونہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۸ نمبر ۱۰

باغی کہتے ہین۔ اورکسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہیئے جس سے اُنکا دل دکھے۔ اَب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین پھر ایک مضمون اسبارہ مین دیکھا جسمین ان خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟ اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہین نکلسکتا کہ دوسرے فرقے مسلمانون کے اہلحدیث نہین ہین؟ چنانچہ اوّل ایک مفصل عالمانہ بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمین نہایت مستند کتابون کے مختلف حوالے دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب **اہلحدیث** کا ان کے لئے پرانا ہے اور دوسرے حصہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہین ہین اور نہ اس کے استعمال سے کسی اَور فرقہ اسلام کے لوگون کا دل دکھ سکتا ہے۔ بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانون کا پورا فرض یہ ہونا چاہیے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نکرین جس سے انکا دل دکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھین جو تمام بھلائیون کی بنیاد ہے۔ اس بحث کے متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ۔

اسکے بعد اس مضمون کی دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانون سے متعلق تھا لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس بحث مین اَب گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹون کی توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو انہون نے علانیہ اس بارہ مین معذرت کی کہ انہون نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے۔ جس سے اہلحدیث صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے۔ پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کردینا مسلّم ہوچکا ہے تو ہم نہین جانتے کہ بجاے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے مین کیون بحالت مذہب گورنمنٹ کو ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ تو ایک بدیہی بات لکھی جا چکی ہے

کہ نام اگر بامعنی ہو تو اس سے یہ دعویٰ نہین ہو سکتا کہ اس کے معنے مسمے کے سوائے کسی مین پائے نہین جاتے - بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام بامعنی ہو اور مسمے کے اوصاف بالکل اس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا جائے جسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس مین کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا - مثلاً کسی مجلس کا نام خیر خواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرین گے تو اسی نام سے کرینگے جو اسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون سے بالکل متناقض ہے مگر پھر بھی اگر کوئی مخالف شخص ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام انہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جائے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ اہلحدیث کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورنمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو - رفیق ہند کا اڈیٹر خود ایک سنت جماعت شخص ہے اور انہی اہلحدیث

جہالۃ ہمارے پیارے رفیق بجای لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا - کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف - ایکدفعہ پہلے رفیق نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعویٰ کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۱۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا "پہر رفیق لکھتا ہی کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت و جماعت ہین وہ 'اہلحدیث' کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاء اللہ ابتک اڈیٹر صاحب یہہ ہی جانتے ہین کہ غیر مقلد سنت و جماعت نہین - واہ ری تیری معلومات"

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور میں اختلاف ہے مگر وہ خود اور یہان تک اسکا علم ہے قریباً تمام سمجھدار اہل سنت وجماعت صاحبان کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ اہلحدیث یا کسی فرقہ کی نسبت بھی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بے لگاؤ اور نیوٹرل پالسی والی گورنمنٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا تامل کرے جس لقب کو کہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے ⁂

ہمکو تاحال معلوم نہیں ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانے کی نسبت ہوا ہے یا نہیں — لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ کی صلح کل اور مرنجان ومرنج پالسی کے لحاظ سے واجب اور لازمی ہے" ⁂

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے یہ فیصلہ بات کہی ہے تو اسپر شحنہ ہند نے اپنی اخبار ۲۴ جنوری ۱۸۸۷ء مین یہ سوال کیا ہے کہ ہمارا ہمعصر براہ عنایت توضیح کرے کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید ہین جو اہلحدیث نے کتاب وسنت کے خلاف اختیار کئے ہین" لہذا ہم کو اپنے پیارے رفیق طالب اتحاد وتوفیق سے امید ہے کہ اگر آئندہ وہ اپنے ایگو گروہ اہلحدیث کے مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو ان القاب وخطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیران مجتہدین وفقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے ائمہ مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور اس پر یہہ ریمارک لکھا ہے سو اکثر کتب معتبرات حنفیہ سے منقول ہو چکا ہے ⁂

ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیاں چھاپتے ہین جنمین منظور کیا گیا ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات مین وہابی کا لفظ مسلمانون کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جائیگا جو اس چڑتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جائے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا کہ آئندہ انکو وہابی لکھا جائیگا تو سب لوگونکو چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہین اور گورنمنٹ نے یہ نہین ظاہر کیا کہ ان کو آئندہ کس خطاب سے پکارا جائے گا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہے۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہین ۔

ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء

اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فروعیات مین ہے ۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبد الوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کسی تحقیق کے بعد انہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت کا اکثر کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے ۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث مین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × ×

× × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین ۔ اور اس تصدیق مضمون کے دل سے شکرگذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے ۔ ہمارے دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہوگیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہوگیا ہے ۔ بلکہ اس حق گوئی و انصاف پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لین ۔ اور انشا اللہ تعالے لیتے رہین گے ✣

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہوگیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق کی مثل جنکو ہمارے اکابر نے اہلحدیث" کا خطاب دیا ہوا ہے کیونکر ہو سکتے ہین باوجودیکہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح و تضعیف حدیث مین خود محقق ہین ۔ یہ وزا اور فکر و تامل کرنے سے خود بخود دور ہوجائے گا دل کو حق کی طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا ✣

نقل

ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث و ممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن ایچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی سی ۔ آئی ۔ ای ۔ ایل ایل ڈی لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہائے اہل اسلام حضور والا کی عالی خدمت مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب واخلاص کیے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات و مربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین *

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات و مربیانہ توجہات ابتدا ار رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت تواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا سے تشبیہ کہا جائے تو بیجا نہین ہے *

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آیندہ نسلون تک یادگار رہیگا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز وشاداب کیا کہ اج اسکے فواید سے تمام اہل پنجاب مستفید و مستفیض ہو رہے ہین اور آیندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین *

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور و معزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی *

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت ومشاورت سے ہوا ہے *

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام و استحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا - کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا *

(۷) پنجاب مین علمی فری لائیبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کر سکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جیسکہ

امیر - مالدار*

(۸) حضور نے ویسیون کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا*

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ و عنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاون ۵۸ وظایف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہیگا*

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس اڈریس مین بالخصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جان نثاری مین (جو نازک وقتون پر ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) ناواقفون کو شبہہ ہو تا تھا ورثۂ استعانت گورنمنٹ ہند مسدود فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا*

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ و عنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کی اپنی پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آیندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونیوالے ہین ۔

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس قدر حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے کافی الفاظ نہین پاتے ۔ لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس کے خاتمہ مین ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حضور فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچائے اور پھر بہت جلد حضور کو عہدۂ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان مین لاوے اور ہماری آنکھون کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے

آمین ثم آمین

بوطن رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹنٹ گورنر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۸۸۴ء کو پیش ہوچکا لہذا اہلحدیث پنجاب اس ایڈریس کی تائید مین حسب ہدایت مونہ دستخط ارسال کرین ۔ ایڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط کئے ہین جنکے نام مع خطاب ذیل مین لکھے جاتے ہین ۔

(۱) جناب نوازش علیخانصاحب سی آئی ای اکسٹرا پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبدالمجید صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (۴) خان بہادر فقیر سید قمرالدین صاحب پلیس آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۔ (۶) جناب مولوی خلیفہ حمیدالدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸) انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر ... صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور ۔ ان حضرات سے

* ڈیپوٹیشن اہلحدیث مین بھی شامل تھے - اور علاوہ بران کئے اور صاحب جنکے دستخط ایڈریس پر نہین کرائے گئے ۔